S_1996_5_599_601

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1996 ایس یو پی 5 ایس-سی-آر

ہنومن پرساد

بنام۔

یونین آف بھارت اور دیگر

6 ستمبر 1996

کے۔راماسوامی اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز

سروس کا قانون:

انتخاب-ٹکٹ کلکٹر کا عہدہ-بھرتی ٹیسٹ-سلیکٹ لسٹ تیار کی گئی-اس کے بعد تحریری طور پر امتحان میں ہونے والی بدعنوانی کی بنیاد پر منسوخ کر دیا گیا کیونکہ کا پرچے پہلے ہی لیک ہو چکے تھے-منسوخی کو ٹربیونل کے سامنے چیلنج کیا گیا-منسوخی کو ٹربیونل نے برقرار رکھا-اپیل ہونے پر، امتحان کی منسوخی درست تھی۔

مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ آف سیکنڈری اینڈ ہائر سیکنڈری ایجوکیشن بنام کے ایس گاندھی اور دیگران، (1991)2 ایس سی سی 716، پر انحصار کیا۔

آشا کول اور دیگر بنام ریاست جموں و کشمیر اور دیگر (1993)2 ایس سی سی 573، قابل اطلاق قرار دیا گیا۔

موہندر سنگھ گل اور دیگر بنام چیف الیکشن کمشنر، نئی دہلی اور دیگر (1978)1 ایس سی سی 405 کا حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1996 کی خصوصی اجازت کی درخواست (سی) نمبر 16904۔

سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹربیونل، الہ آباد کے 1995 کے اوا نمبر 959 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست کنندگانوں کی طرف سے ایس۔بی۔سنیل، راج۔کمار گپتا، اچ۔پی۔شرما راجیش۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

یہ خصوصی اجازت عرضی سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹربیونل، الہ آباد بنچ کے حکم کے خلاف اٹھتی ہے جو 15 جولائی 1996 کو 1995 کی اصل درخواست نمبر 959 میں دی گئی تھی۔ تسلیم شدہ پوزیشن یہ ہے کہ گروپ

'سی' کے عہدوں پر بھرتی کے لیے 19 جولائی 1994 کو ایک نوٹیفکیشن جاری کیا گیا تھا جس میں 950-1500 روپے کے پے اسکیل میں لکھنؤ ڈویژن میں 48 ٹکٹ کلیکٹرز کے انتخاب کے لیے درخواستیں طلب کی گئی تھیں۔امتحان میں حاضر ہونے والے 800 امیدواروں میں سے 106 امیدواروں کو سلیکٹ لسٹ میں جگہ ملی جسے بعد میں اس بنیاد پر منسوخ کر دیا گیا کہ امتحانات لکھنے میں بدعنوانی کی گئی تھی کیونکہ امتحان کی تاریخ سے پہلے ہی پرچے لیک ہو گئے تھے۔منسوخی کو ٹریبونل میں چیلنج کیا گیا۔ٹریبونل نے متنازعہ حکم میں منسوخی کو برقرار رکھا ہے۔اس طرح یہ خصوصی اجازت کی درخواست ہے۔

درخواست کنندگان کی طرف سے پیش فاضل سینئر وکیل شری سنیل نے تین گنا دلیل پیش کی۔سب سے پہلے، ڈویژنل منیجر سلیکٹ لسٹ کو منسوخ کرنے کا مجاز اتھارٹی نہیں تھا، جنرل منیجر مجاز اتھارٹی تھا۔ہمیں مذکورہ دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ڈویژنل منیجر کو جنرل منیجر کے ذریعے بھی جنرل منیجر کی ذمہ داری نبھانے کا اختیار دیا جا سکتا ہے۔اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ اس نے سلیکٹ لسٹ کی منسوخی کا کام انجام دیا تھا۔اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ چونکہ حکم کسی وجہ کی نشاندہی نہیں کرتا ہے، اس لیے یہ قانون کے مطابق غلط ہے۔اس کی حمایت میں، انہوں نے موہندر سنگھ گل اور ایک اور بنام چیف الیکشن کمشنر، نئی دہلی اور دیگر (1978) 1 ایس سی سی 405، خاص طور پر، فیصلے کے پیراگراف 8 میں اس عدالت فیصلے پر پختہ انحصار کیا۔یہ سچ ہے کہ جب کوئی حکم منظور کیا جاتا ہے، چاہے وہ انتظامی ہو یا نیم عدالتی نوعیت کا ہو، ضروری ہے کہ اس میں کی گئی کارروائی کو کالعدم قرار دینے کی بنیاد یا وجوہات ہوں۔حکام بعد میں حلف نامے کے ذریعے یا دوسری صورت میں اپنے اقدامات کی وضاحت نہیں کر سکتے۔لہذا، اس عدالت نے قانونی طاقت کے استعمال میں کیے گئے عوامی احکامات پر اصرار کیا، اس میں وجوہات ہونی چاہئیں اور حکم میں ان کی طرف سے کی گئی کارروائی شامل ہونی چاہیے۔لہذا، انہیں کسی بھی حلف نامے یا دیگر کارروائیوں کے حوالے سے اپنے اعمال یا احکامات کے مندرجات کو تبدیل کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی جو حکم میں جگہ نہیں لیتے تھے۔اس صورت میں حکام نے صرف سلیکشن لسٹ کو منسوخ کر دیا۔مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ آف سیکنڈری اینڈ ہائر سیکنڈری ایجوکیشن بنام کے ایس گاندھی اور دیگر (1991) 2 ایس سی سی 716 میں، اس عدالت نے فیصلہ دیا تھا کہ اگر امتحان کو منسوخ کرنے کا حکم منظور ہوا تو ریکارڈ میں وجہ بتانی چاہیے، حالانکہ حکم میں فیصلے کے پیراگراف 21 میں اشارہ کردہ وجوہات شامل نہیں ہو سکتی ہیں۔اس صورت میں، یہ قرار دیا گیا کہ حکم میں وجوہات شامل نہیں ہیں لیکن ریکارڈ نے اسی کی نشاندہی کی ہے۔امتحان کو منسوخ کرنے کا انتظامی حکم جس میں بڑے پیمانے پر نقل کرنے کا الزام لگایا گیا تھا، برقرار رہا۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ بدعنوانی کے الزامات لگائے جانے کے بعد معاملہ تحقیقات کے لیے سی بی آئی کو بھیج دیا گیا۔سی بی آئی نے اپنی ابتدائی رپورٹ پیش کی ہے جس میں اشارہ کیا گیا ہے کہ جانچ تحریری طور پر کی گئی ہے۔انہیں حتمی رپورٹ کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہے جو غلطی کرنے والے افسران کے خلاف مزید کارروائی کرے گی۔لہذا، یہ ایک ایسا معاملہ ہے جہاں حکام نے تفتیشی ایجنسی کی طرف سے پیش کردہ رپورٹ کی بنیاد پر فیصلہ لیا ہے، جس میں امتحان کو تحریری طور پر کرنے میں ہونے والے بدعنوانی کے الزامات کی حمایت میں ثبوت موجود ہیں۔اس لیے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ منسوخی کے حکم میں کوئی وجہ نہیں ہے۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ اگرچہ منتخب امیدواروں کا کوئی ذاتی حق نہیں ہے، لیکن جب ان کی تقرری کے لیے ان کا انتخاب کیا گیا تو انہیں تقرری کے لیے جائز توقع حاصل تھی۔انہیں پہلے موقع دیا جانا چاہیے اور منسوخی کی وجوہات بھی معلوم ہونی چاہئیں۔اس دلیل کی حمایت میں، انہوں نے آشا کول اور دیگر بنام ریاست جموں و کشمیر اور دیگر (1993) 2 ایس سی سی 573 اس عدالت فیصلے کے پیرا گراف 8 پر انحصار کیا۔یہ بات قابل اعتراض ہے کہ جب باضابطہ طور پر تشکیل شدہ سلیکشن کمیٹی منتخب امیدواروں کی تقرری کے لیے سفارش کرتی ہے تو امیدواروں کو اس وقت تک کوئی ذاتی حق یا جائز توقع نہیں ملتی جب تک کہ وہ قواعد کے مطابق مقرر نہ ہو جائیں۔ان کے پاس تقرری کا موقع ہوتا ہے جیسا کہ بھرتی ایجنسی نے منتخب کیا ہے۔اس صورت میں حکومت نے بغیر کسی وجہ کے سلیکٹ لسٹ کو منسوخ کر دیا تھا۔اس عدالت نے مذکورہ بالا قاعدہ اسی پس منظر میں رکھا ہے۔اس میں تناسب کا اس وجہ سے کوئی اطلاق نہیں ہے کہ تفتیشی ایجنسی کی طرف سے پیش کردہ رپورٹ پر غور کرنے کے بعد مجاز اتھارٹی نے انتخاب کو منسوخ کر دیا تھا تا کہ باقاعدگی سے اور مناسب جانچ پڑتال کی جا سکے جس سے سب کو منصفانہ انداز میں موقع مل سکے۔بڑے پیمانے پر نقل کرنے کی صورت میں کوئی پیشگی موقع دینے کی ضرورت نہیں ہے۔یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جہاں ایک نامزد امیدوار نے نقل کا ارتکاب کیا ہو۔اس کے مطابق، ہمیں ٹریبونل کے ذریعے منظور کردہ حکم میں کوئی غیر قانونی حیثیت نہیں ملتی ہے۔

اس لیے خصوصی اجازت کی درخواست خارج کر دی جاتی ہے۔

جی۔این

درخواست خارج کر دی گی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24